

امریکی کمپنیوں میں مذہبی تنوعات

لوئیس فینر



اوپر: ثانی بام ایگزیکیوٹیو نائب صدر گرینبرنیو یارک کے لئے ہیلٹن انشورنس پالیسی پر مذہبی تنوعات پر ایک درکشہ کی سربراہی کرتے ہوئے۔

جائے۔ جیسٹ کہتی ہیں کہ ”ہمیں اپنی حقیقت سے معلوم ہوا کہ (کام کی) جگہ پر مذہبی مظاہر کے متعلق“ صرف کسی تحریری پالیسی کی موجودگی ہی سے کسی تعصب کے ہونے کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ کام کی جگہ پر مذہب اور امتیاز خلاف پالیسیوں کی باقی تو عام طور سے کی جاتی ہیں لیکن صرف چار فیصد کمپنیوں میں مذہب

مزید معلومات کے لئے:

ثانی بام سنتر برائی بین المذاہب مقاہمت.

<http://www.tanenbaum.org/>

یيل سنتر برائی مذہب و ثقافت

<http://www.yale.edu/faith/>

مزید بام عالمی بازار میں مذہبی تنوعات کا احترام کرنے سے ذہن ملاز میں کو راغب کرنے اور روکے رکھنے میں مدد ملتی ہے اور کمپنیوں کو گاہکوں کے ایک وسیع تر حلے تک رسائی میں مدد ملتی ہے۔

یہی المذاہب مقاہمت کے ثانی بام سنٹر کی صدر جارج جٹ بینٹ کہتی ہیں کہ ”یہ ایک براز برداشت، بڑھتا ہوا، جوان چان ہے۔ جب ہم نے اس مسئلہ پر گنتگو شروع کی تھی تو ہر شخص کہتا تھا کہ تنوع کی مذہبی حدود کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اب آپ تنوع سے متعلق کسی مینگ میں جائیے تو اس کے ایجنڈا میں سب سے بڑا موضوع مذہب ہی ہوتا ہے۔“

بینٹ اور ملروں کمپنیوں کو مشورے دیتے ہیں کہ ملاز میں کے مذہبی معمولات کے لئے مساوی طور پر کیسے گنجائش نکالیں

کمپنیوں کو تنوعات کا ایک مسئلہ درپیش ہے اور وہ اس سے نہیں کی تدبیروں کی تلاش میں مدد ملتی ہے اور کروں کے مختلف مذہبی عقائد اور معمولات کے لئے گنجائش نکالنے کا۔

شیل یونیورسٹی میں مرکز برائے مذہب و ثقافت کے ایگزیکیوٹیو ڈائرکٹر ڈیوڈ ملر کہتے ہیں کہ ”بہتری کمپنیاں یہ نہیں طے کر سکی ہیں کہ وہ کیا کریں لیکن وہ یہ جانتی ہیں کہ انہیں کچھ دکھ کرنے کی ضرورت ہے۔“

ملر اس مرکز میں کام کی جگہ پر اخلاق و عقیدت کے پروگرام کے سربراہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امریکی کمپنیوں کو مذہبی تنوعات کے مسئلہ سے نہیں میں رہنمائی کی ”زبردست طلب“ ہے۔

امریکہ میں آنے والے مسلمانوں، ہندوؤں، بدھیوں اور دوسرے گروپوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ورکروں کے مذہبی تنوعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ امریکی قوانین کے مطابق کام کی جگہ پر ورکروں کے مذہبی عقائد اور معمولات کے لئے جہاں تک مالک پر غیر ضروری بوجھ نہ پڑتا ہو، گنجائش ہوئی چاہئے۔ ملنے یواہیں انفو سے باقی کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی معاملات سے تمدن مالکوں کے لئے صرف اسی ایک وجہ سے ضروری نہیں ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ”کام کی جگہ پر اپنے مذہب کی پابندی ایک جائز سماجی تحریک ہے۔ بہترے ورکروں کے نزدیک مذہب اخلاقی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس سے لوگوں کو اپنے کام میں کوئی معنی و مقصد دیکھنے میں مدد ملتی ہے اور وہ کام کے دشوار گزار حالات میں بھی متحمل اور معتدل رہتے ہیں۔ ملر کہتے ہیں کہ لوگ اپنے پورے وجود کے ساتھ کام پر آتے ہیں اور بہتروں کے نزدیک اس میں ان کا مذہب بھی شامل ہے۔“

سے متعلق کوئی پالیسی ہوتی ہے۔“

کام کی جگہ پر مذہب کے بارے میں لفظگو کرتے ہوئے دونوں ہی ”رواداری“ کی اصطلاح کو مسترد کرتے ہیں۔ بینٹ کہتی ہیں کہ ”یہ سرپرستی ہے۔ ہم رواداری کی بات نہیں کر رہے ہیں بلکہ باہمی احترام اور مخاہب کی بات کرتے ہیں۔“

ملر کہتے ہیں کہ ”لفظ رواداری تاکافی ہے۔ اس کی پسندیدگی فرسودہ ہو چکی ہے۔ اس کو ابتدائی سیئر گھی کہا جاسکتا ہے۔ میرے خیال سے اصل معاملہ باہمی احترام کا ہے۔“ ملر کا خیال ہے کہ ایسا بخشنے والے اکم ہیں کہ لوگوں کو ان مذاہب کا احترام کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جاسکتا ہے جو ان کے مطابق درست نہیں ہیں۔ مختلف عقائد کے ماننے والوں کے ساتھ رواداری بھی ہے کہ اس موضوع پر پیشہ امریکی قوانین کیا چاہئے ہیں۔

بینٹ کہتی ہیں کہ جس معاملے میں رواداری کی ضرورت ہوتی ہے وہ مذہبی بابا ہے جیسے کہ جباب، صلیب یا وہ چھوٹی سی ٹوپی (جو یہودی پہنتے ہیں)، سوال مذہبی امور کی ادائیگی کے لئے ملزومین نے عیسائی اور مسلمان گروپ بنائے ہیں جو مشترک پتوں میں مجاہدیت کرتے رہتے ہیں۔

کامیابی سے کام کر رہے ہیں جیسے کہ امریکن ایکسپریس، فانی مای اور آئی بی ایم۔ ایک اور کمپنی تکساں انسرومنٹس ہے جہاں ملازمین نے عیسائی اور مسلمان گروپ بنائے ہیں جو مشترک وقت اور عبادات و مراثی کے لئے سبوتون کاہے۔

بعض کپنیاں ذاتی یا پیشے کے مسائل سے دوچار ملازیں کو مشورے دینے کے لئے مذہبی رہنماؤں کی خدمات حاصل کرتی ہیں۔ مثل کے طور پر ناسن فوس کے غذائی اشیاء تیار کرنے معلوم ہو کر انہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور ساتھ وائے کارخانوں اور دفتروں میں جو اپر گگ ذیل، ارکان اسیں ہی انہیں مختلف روایات سے واقفیت بھی ہو۔“

بینٹ کہتی ہیں کہ ”بہتری کپنیاں بیول ان کے جہاں ایک اور طریقہ ہے مذہبی بنیاد پر ملازیں کے گروپوں کے مذہبی رواداری گروپوں کی اجازت نہیں ہے معلومات افرا درمیان رابطے کا جو مذہبی برادری کے گروپ کھلاتے ہیں۔ نشتوں کا سلسہ شروع کر رہی ہیں۔ جب آپ کوئی محفوظ بینٹ کہتی ہیں کہ ”بہتری کپنیوں کو یہ اندریشہ ہے کہ یہ گروپ ماحول ہناتے ہیں جہاں مسائل پر گفتگو کی جاسکے تو یہ غیر معمولی اختلافات پھیلا سکتے ہیں لیکن کئی کپنیوں میں یہ گروپ بڑی بات ہوتی ہے۔“



ایندرسن یونیورسٹی، ایندرسن میں بائبل استڈی میٹنگ کے دوران بائبل استڈی گروپ میں عیسائی خواتین کی خصوصیات پر بحث۔ نیچے دیکھیں: میریسا شاویرز، فونکس کے ماڈنٹین پوائنٹ ہائی اسکول میں دنیاکے مذاہب پر ایک کلاس میں لکھر دیتے ہوئے۔

انہوں نے بتایا کہ چند سال قبل تانن باوم سٹرن نے جزل موڑس میں ایک ہائل بنانے میں مدد کی جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل تھا۔ (جزل موڑس میں مذہبی بنیاد والے روادار گروپ نہیں ہیں۔) بینٹ نے بتایا کہ اس گروپ کے شرکاء نے ان موضوعات پر گفتگو کی کہ ان کے مذہب میں کون سی چیزیں قابل قدر ہیں، ان کے مذہب کی روایتی یکسانیت کیے قائم ہے اور وہ ان پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے اور ان کے عقائد ان کے کام کے حالات پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ”جب ان کی نشت ختم ہوئی تو ملازیں کی طرف سے غیر معمولی رد عمل ہوا۔ یہاں (امریکہ میں) اقلیتی مذاہب سے تعلق رکھنے والوں نے کہا کہ وہ انتہائی مٹکوں ہیں کہ انہیں اپنے مذہب اور مذہبی معلومات کو تفصیلی طور پر بیان کرنے کا موقع ملا اور اکثریتی مذاہب سے تعلق رکھنے والوں بھی اپنے انتہائی تشكیر کرتے ہوئے کہا کہ بالآخر ہم نے سمجھ لیا، پہلے ہم لوگ جانتے ہی نہیں تھے کہ یہ سب کیا ہے۔“

بینٹ نے مزید کہا کہ اس کھچا ٹھیک بھرے ہوئے کرے میں واقعی خوشوار احساسات پیدا ہوئے۔

لوگوں فیض یو ایس انفو سے واپسی ملک کاری ہیں۔